قدم الشیخ عبدالقادر
علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم

ممتاز احمد چشتی

[illegible] ملتان

جن کے منبر ہوئے گردنِ اولیاء
اُن کے قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

فرمانِ غوثیہ

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

کی توضیح و تشریح پر بصیرت افروز تحقیقی کتاب

قدمُ الشیخ عبدِ القادر
علیٰ
رقابِ الاولیاء الاکابر رضی اللہ عنہم

مُمتاز احمد چشتی

خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان

ناشر

بزمِ سعید

جامعہ انوار العلوم ملتان

نام کتاب	-------	قدم الشیخ عبدالقادر علیٰ رقاب الاولیاء الاکابر
نام مصنف	-------	ممتاز احمد چشتی خطیب و مدرّس جامعہ انوار العلوم ملتان
نظرِ ثانی	-------	علامہ محمد عبدالحکیم چشتی سینئر مدرّس جامعہ انوار العلوم
تصحیح و ترتیب	-------	مولانا عبدالعزیز سعیدی مدرّس جامعہ انوار العلوم
پروف ریڈنگ	-------	حافظ راشد محمود، حافظ عبدالرزاق سعیدی
کمپیوٹر کمپوزنگ	-------	الرحمٰن کمپوزنگ سنٹر (۲۱- آٹو پلازہ ڈیرہ اڈا ملتان)
طابع	-------	الخلاط پرنٹنگ پریس شاہین مارکیٹ ملتان
ناشر	-------	بزم سعید جامعہ انوار العلوم نیو ملتان
صفحات	-------	۴۹۴
ہدیہ	-------	۱۵۰/- روپے

ملنے کا پتہ

(۱) دفتر بزم سعید جامعہ انوار العلوم ٹی بلاک نیو ملتان

(۲) کاظمی پبلیکیشنز کچہری روڈ ملتان

(۳) کتب خانہ بزم سعید شاہی عیدگاہ خانیوال روڈ ملتان

ہستم سگِ آستانِ عبدالقادر

قسمت رسدم زخوانِ عبدالقادر

گفتا قدمم بہ گردنِ اقطاب است

سُبحان اللہ! شانِ عبدالقادر

چوں موجِ قبولِ ازلی مے آید

سالک بہ درِ غوثِ جلی مے آید

آں تاجورِ فقر و امیرِ بغداد

از گلشنِ او بُوئے علی مے آید

◎

نامدز سلف عدیلِ عبدالقادر
ناید بخلف بدیلِ عبدالقادر
مثلش گر از اہلِ قرب جوئی گوئی
عبدالقادر مثیلِ عبدالقادر

اے ظلِ الٰہ شیخ عبدالقادر
اے بندہ پناہ شیخ عبدالقادر
محتاج و گدائیم تو ذوالتاج و کریم
شیئاً للہ شیخ عبدالقادر

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

فہرست مضامین کتاب

وقت کی اہم ضرورت تھی۔ ایک صاحب نے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر بزرگوں کے کلام میں قطع و برید کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سکر اور مستی کے عالم میں سرزد ہوا۔ آپ اس میں مامور من اللہ نہیں تھے اور یہ صرف ان معاصرین تک محدود ہے جنہوں نے آپ کا زمانہ پایا۔ فاضل مصنف مولانا ممتاز احمد چشتی نے علامہ شعرانی کی تصانیف "لطائف المنن" "الیواقیت والجواہر" اور حضرت شیخ اکبر کی کتاب "الفتوحات المکیہ" کا بغور مطالعہ کر کے معترض کی قطع و برید کا سراغ لگایا اور پھر ان ہی کتابوں سے اس کو جواب دیا اور فضائل و کمالاتِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و اہمیت کو ثابت کیا۔

معترض کا موقف یہ تھا کہ مامور من اللہ صرف انبیائے کرام ہوتے ہیں۔ فاضل مصنف نے اکابر صوفیائے کرام بالخصوص علامہ شعرانی، شیخ ابن عربی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ثابت کیا کہ اس فرمان میں آپ مامور من اللہ تھے، اس وقت آپ سکر و مستی کے عالم میں نہ تھے ورنہ اکابر اولیائے کرام آپ کے آگے سرنگوں نہ ہوتے، جو امر انبیائے کرام کے ساتھ مخصوص ہے وہ امرِ تشریعی ہے جبکہ اولیائے کرام کا مامور ہونا امرِ الہامی سے ہوتا ہے۔

رہی دوسری بات کہ یہ فرمان صرف معاصرین کے لئے تھا، اس بارے میں فاضل مصنف نے تسلیم کیا کہ سلف صالحین میں کچھ لوگوں نے ایسی بات کی ہے لیکن اکثریت اور جمہور کا مسلک یہی رہا ہے کہ متقدمین اور متاخرین تمام اولیائے کرام اس فرمان کے عموم میں داخل ہیں البتہ حضرات صحابہ کرام اس میں داخل نہیں، جیسا کہ ہمارے شیخ کامل جامع شریعت و طریقت مجدد دین و ملت حضور سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز نے تحقیق فرمائی ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے لیکن عرف میں انہیں ولی نہیں کہا جاتا بلکہ اس سے افضل لقب "صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے یاد کیا جاتا ہے۔

چونکہ معترض کو عرف کے دلیل شرعی ہونے سے انکار تھا اس لئے فاضل مصنف مولانا ممتاز احمد صاحب چشتی سلمہ ربہ نے اصول شاشی سے لے کر توضیح تلویح تک تمام کتبِ متداولہ سے عرف کی اہمیت کو ثابت کیا۔ اسی طرح "کل ولی اللہ" میں لفظِ "کل" کے عموم کو اصولِ فقہ کی مستند کتابوں سے ثابت کیا، امید ہے جو منصف مزاج اس تحریر کو پڑھے گا مطمئن ہو جائے گا۔

معترض نے حضرات مشائخ چشت کے ارشادات میں تحریف کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ حضرات، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم کی فضیلت کو نہیں مانتے۔ مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ مشائخ چشت اہل بہشت کے اقوال سے ثابت کیا کہ وہ سب حضرات، حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کے معترف ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضور غوث پاک محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔

حضور خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ العزیز کے استفادے کو فاضل مصنف نے مشائخ چشت اور مولانا جمالی سہروردی کے حوالوں سے ثابت کیا۔ اسی طرح حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال اور حوالے پیش کئے۔ حضور غوثِ زمان شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خاتم العاشقین خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن شریف کی کتابوں اور ملفوظات کے حوالوں سے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کو ثابت کیا اور اس حقیقت کو اچھی طرح واضح کیا کہ

ع: متحد ہستند شیرانِ احد

اللہ تعالیٰ کے شیر آپس میں متحد اور شیر و شکر ہیں۔ غرضیکہ فاضل مصنف سلمہ ربہ نے دلائل کا انبار لگا کر معترض کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا جو وہ چشتیہ اور قادریہ سلسلوں کے متوسلین کے درمیان بصورتِ مفاخرت پیدا کرنا چاہتے تھے۔ یہ بہت بڑا فتنہ تھا اور اس کا سدِباب وقت کی اہم ضرورت تھا۔